سُورَةُ الزِّلْزَالِ

محمد اقبال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ۝۱

وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ ۝۲

وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ ۝۳

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۭ ۝۵

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۵ ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۭ ۝۶

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۭ ۝۷

وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ع ۝۸

مطالعہ حدیث

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔ جامع ترمذی:جلد دوم:حدیث نمبر 16

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے موت پر ایمان لائے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَال

- اس سورۃ کو اِذَا زُلْزِلَت، الزِّلْزَالہ اور الزِّلْزَال کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے
- **زمانہ نزول**
  - اس کے زمانہ نزول کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن عباسؓ، مجاہدؒ اور عطاءؒ کے نزدیک یہ مکی ہے۔ قتادہ اور مقاتل نے اسے مدنی قرار دیا ہے
  - اس کا اندازِ بیان ان مکی سورتوں والا ہے جو مکہ کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہیں جب نہایت مختصر اور انتہائی دلنشین طریقے سے اسلام کے بنیادی عقائد لوگوں کو سمجھائے جاتے تھے
- **موضوع**:
  - موت کے بعد دوسری زندگی اور اس میں ان سب اعمال کا انسان کے سامنے لایا جانا جو اس نے دنیا میں کیے تھے۔

سُوْرَۃ الزِّلْزَال

- قیامت کے باب میں منکرین کے بڑے (تین) مغالطے :

1. یہ زمین وآسمان بھلا درہم برہم کس طرح ہو سکتے ہیں؟
2. دوسرا یہ کہ انسان کے تمام اقوال وافعال کی بھلائی کو احاطہ کون کر سکتا ہے کہ ان کا حساب کرنے بیٹھے؟
3. تیسرا یہ کہ اگر یہ باتیں ممکن بھی فرض کرلی جائیں جب بھی خود ان کے لئے کوئی اندیشہ نہیں، ان کے شرکاء اپنے سفارش سے ان کو ہر آفت سے بچالیں گے اور ان کو خدا کے ہاں بڑے بڑے درجے دلوائیں گے

اس سورۃ میں ان تینوں مغالطوں پر ضرب لگائی گئ ہے

سُوْرَةَ الزِّلْزَال

- نبی اکرم ﷺ نے اس سورت کو ایک چوتھائی قرآن قرار دیا - (ترمذی)
- سورۃ میں ایمان بالبعث کی تقریر ہے جو چوتھائی ایمان ہے
- سورۃ الزلزال اور اسکے بعد والی سورۃ العٰدیٰت مضامین کے اعتبار سے جوڑا
- سورۃ الزلزال میں قریش کو متنبہ کیا گیا کہ قیامت کے بارے میں وہ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں۔ اس دن کوئی چیز بھی خدا سے چھپی نہ رہے گی چھوٹی بڑی، ہر نیکی اور برائی پوری قطعیت کے ساتھ انسان کے سامنے آجائے گی
- سورۃ العٰدیٰت میں اس حقیقت سے خبردار کیا گیا کی شدید بدامنی کے ماحول میں اللہ کے گھر کی بدولت جو امن انہیں میسر ہے اس پر انہوں نے اگر شکر کی روش نہ اپنائی تو اُنھیں سوچنا چاہیے کہ ان کا انجام کیا ہو گا؟

سُوْرَةَ الزِّلْزَال

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ ①

اِذَا - جب   اِذۡ اور اِذَا وقت کو ظاہر کرتے ہیں   اذا۔ حرف شرط

- بات کا آغاز اِذَا سے لہٰذا ان آیات میں فعل ماضی کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا

زُلۡزِلَتِ - ہلایا جائے گا   زَلۡزَلَ یُزَلۡزِلُ زِلۡزَالًا ہلا ڈالنا، جھٹکے دینا

- زلزلہ : زمین کا کانپنا، کسی چیز کا ہلنا، اضطراب
- اس لفظ میں حروف کا تکرار معنی کے تکرار پہ دلالت کرتا ہے۔ مفرادت
- زَلَّ : قدم کا پھسلنا   زَل زَلَ: بار بار اِدھر اُدھر پھسل پڑنا

الۡاَرۡضُ - زمین کو

زِلۡزَالَهَا - جیسے اس کو ہلا مارنے کا حق ہے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ١

جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی

When the earth is shaken to her (utmost) convulsion,

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ﴿۱﴾

- الفاظ (زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا) کے اعتبار سے مطلب :
- زمین کو جھٹکے پر جھٹکے دے کر شدت کے ساتھ ہلا ڈالا جائے گا۔
- زمین کا کوئی مقام یا کوئی حصہ یا علاقہ نہیں بلکہ پوری کی پوری زمین ہلا ماری جائے گی
- پھر اس زلزلے کی مزید شدت کو ظاہر کرنے کے لیے زِلْزَالَهَا کا اس پر اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ایسا ہلایا جائے گا جیسا اس جیسے عظیم کُرے کو ہلانے کا حق ہے، یا جو اس کے ہلائے جانے کی انتہائی ممکن شدت ہو سکتی ہے (جس کا ابھی اندازہ نہیں کیا جا سکتا)

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ ﴿۱﴾

- بعض مفسرین نے اس زلزلے سے مراد وہ پہلا زلزلہ لیا ہے جس سے قیامت کے پہلے مرحلے کا آغاز ہوگا یعنی جب ساری مخلوق ہلاک ہو جائے گا اور دنیا کا یہ نظام درہم برہم ہو جائے گا
- مفسرین کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک اس سے مراد وہ زلزلہ ہے جس سے قیامت کا دوسرا مرحلہ شروع ہوگا، یعنی جب تمام اگلے پچھلے انسان دوبارہ زندہ ہو کر اٹھیں گے۔ بعد کا سارا مضمون اسی پر دلالت کرتا ہے
- يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (1) يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ

وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ ﴿۲﴾

وَاَخۡرَجَتِ - اور نکال ڈالے گی خرج: باہر نکلنا

- أَخْرَجَ يُخْرِجُ ، إخراجًا نکالنا
- اردو میں : اخراج، خروج، مخرج، خرچ (خرج بگڑ کر خرچ بن گیا)

الۡاَرۡضُ - زمین

اَثۡقَالَهَا - اپنے بوجھ ثَقَلَ: بھاری ہونا اَثْقَالْ، ثِقْل کی جمع ہے

- ثقیل: بھاری - جو چیزیں وزن میں دوسری چیزوں پر بھاری ہوں
- مثقال : ہر وہ چیز جس سے دوسری چیز کا وزن کیا جائے - باٹ
- اردو میں : ثقل (کششِ ثقل) ، ثقیل، ثقلین، مثقال

وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ ﴿٢﴾

اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی

And the earth throws up her burdens (from within)

محمد اقبال

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ ﴿٢﴾

اَثْقَالْ (وزن - بوجھ) سے کیا مراد ہے؟ کئ مفہوم

1. مرے ہوئے انسان زمین کے اندر جہاں جس شکل اور جس حالت میں بھی پڑے ہوں گے ان سب کو وہ نکال کر باہر ڈال دے گی
   - جسم کے تمام بکھرے ہوئے اجزاء جمع ہو کر از سر نو اسی شکل و صورت میں زندہ ہو جائیں گے جس میں وہ پہلی زندگی کی حالت میں تھے
2. پہلی زندگی کے افعال واقوال اور حرکات و سکنات کی شہادتوں کا جو انبار اس کی تہوں میں دبا پڑا ہے اس سب کو بھی وہ نکال کر باہر ڈال دے گی
3. سونا، چاندی، جواہر اور ہر قسم کی دولت جو زمین کے پیٹ میں ہے اس کے ڈھیر وہ باہر نکال کر رکھ دے گیا ور انسان دیکھے گا کہ یہی ہیں وہ چیزیں....

وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ ﴿۲﴾

اَثۡقَالۡ (وزن - بوجھ) سے کیا مراد ہے؟ کئی مفہوم وَاَلۡقَتۡ مَا فِیۡهَا وَتَخَلَّتۡ

1. مرے ہوئے انسان زمین کے اندر جہاں جس شکل اور حالت میں بھی پڑے ہوں گے ان سب کو وہ نکال کر باہر ڈال دے گی

- جسم کے تمام بکھرے ہوئے اجزاء جمع ہو کر از سر نو اسی شکل و صورت میں زندہ ہو جائیں گے جس میں وہ پہلی زندگی کی حالت میں تھے

2. پہلی زندگی کے افعال و اقوال اور حرکات و سکنات کی شہادتوں کا جو انبار اس کی تہوں میں دبا پڑا ہے اس سب کو بھی وہ نکال کر باہر ڈال دے گی

3. سونا، چاندی، جواہر اور ہر قسم کی دولت جو زمین کے پیٹ میں ہے اس کے ڈھیر وہ باہر نکال کر رکھ دے گی اور انسان دیکھے گا کہ یہی ہیں وہ چیزیں.....

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ ③ يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ ④

وَقَالَ الْاِنْسَانُ - اور کہے گا انسان

مَا لَهَا - اس کو کیا (ہو گیا) ہے

يَوْمَىِٕذٍ يَوْمَ + اِذٍ - اس دن (جب)

تُحَدِّثُ - وہ بیان کرے گی

حَدَّثَ يُحَدِّثُ ، تَحْدِيْثًا

بیان کرنا

- حدث : نئی بات ہونا، بتانا
- اردو میں : حدیث، احادیث، محدث، حادثہ، حادث، حوادث

اَخْبَارَهَا - اپنی خبریں

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ ﴿٤﴾

اور انسان کہے گا کہ یہ اِس کو کیا ہو رہا ہے

اُس روز وہ اپنے (اوپر گزرے ہوئے) حالات بیان کرے گی

And man cries (distressed): 'What is the matter with her?

On that Day will she declare her tidings:

محمد اقبال

وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ ﴿۳﴾

- انسان سے کون سا انسان مراد ہے؟
- انسان سے مراد ہر انسان بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ زندہ ہو کر ہوش میں آتے ہی پہلا تاثر ہر شخص پر یہی ہوگا کہ آخر یہ ہو کیا رہا ہے، بعد میں اس پر یہ بات کھلے گی کہ یہ روز محشر ہے
- اور انسان سے مراد آخرت کا منکر انسان بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ جس چیز کو وہ غیر ممکن سمجھتا تھا وہ اس کے سامنے برپا ہو رہی ہو گی اور وہ اس پر حیران و پریشان ہوگا
- اہل ایمان پر کوئی حیرانی و پریشانی طاری نہ ہو گی، اس لیے کہ سب کچھ ان کے عقیدہ و یقین کے مطابق ہو رہا ہوگا

يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ ﴿۴﴾

- زمین سب کے اسرار کھول دے گی
- اللہ تعالیٰ جس طرح انسان کے جسمانی اعضاء کو اس کے اعمال پر گواہ بنائے گا، اسی طرح زمین کے جس حصے پر اس نے کوئی اچھا یا برا عمل کیا ہوگا، زمین کا وہ حصہ اس کے حق میں یا اس کے خلاف گواہی دے گا۔ اور یہی وہ حالات ہیں جنھیں زمین بیان کرے گی
- آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر پوچھا، جانتے ہو اس کے وہ حالات کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسولؐ کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا وہ حالات یہ ہیں کہ زمین ہر بندے اور بندی کے بارے میں اس عمل کی گواہی دے گی جو اس نے اس کی پیٹھ پر کیا ہوگا۔ وہ کہے گی کہ اس نے فلاں دن فلاں کام کیا تھا۔ یہ ہیں وہ حالات جو زمین بیان کرے گی۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی)

يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾

- زمین سب کے اسرار کھول دے گی
- حضرت ربیعہ الخرشی کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا " ذرا زمین سے بچ کر رہنا کیونکہ یہ تمہاری جڑ بنیاد ہے اور اس پر عمل کرنے والا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے عمل کی یہ خبر نہ دے خواہ اچھا ہو یا برا " (معجم الطبرانی)
- حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " قیامت کے روز زمین ہر اس عمل کو لے آئے گی جو اس کی پیٹھ پر کیا گیا ہو " پھر آپ نے یہی آیات تلاوت فرمائیں (ابن مردویہ، بیہقی)

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰی لَهَا ؕ ۵

بِاَنَّ - : (یہ) اس سبب سے کہ

رَبَّكَ - آپ کے رب نے

اَوْحٰی - وحی کی

- وحی : تیزی سے اشارہ کرنا ۔ اللہ کی طرف سے کوئی بات دل میں ڈالنا
- شرعی اصطلاح : کلمہ الٰہیہ کا نبی پر نازل ہونا

لَهَا - اس کو

کیونکہ تیرے رب نے اُسے (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہوگا

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا ؕ ﴿۵﴾

- زمین خود بخود اپنے حالات بیان نہیں کرے گی بلکہ اسے اللہ تعالیٰ ایسا کرنے کا حکم دے گا
- جس طرح اس کے حکم سے جسم کے اعضاء بولیں گے ہماری کھالوں کو قوت گویائی ملے گی۔ اسی طرح زمین کو بھی اس کا حکم پہنچے گا اور وہ اس کی تعمیل کرے گی
- سورۃ انشقاق میں زمین ہی سے متعلق ارشاد ہے وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ اور وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اس کے لیے یہی زیبا ہے۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۵ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ ﴿٦﴾

يَوْمَئِذٍ - اس دن

صَدَرَ يَصْدُرُ: نکلنا

يَّصْدُرُ - باہر نکلیں گے

وارد (ورود) کے متضاد کے طور پر مستعمل

○ وارد: نیا آنے والا صادر - لوٹ کر آنے والا

النَّاسُ - لوگ

اَشْتَاتًا - الگ الگ (گروہ در گروہ)

○ شَتَّ: کسی چیز کا شیرازہ بکھرنا

تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ

لِّيُرَوْا - تاکہ ان کو دکھایا جائے

رَأَى يَرَى رُؤْيَةً - دیکھنا، گمان کرنا

اَعْمَالَهُمْ - ان کے اعمال

يَوْمَىِٕذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۵ لِّيُرَوْا
اَعْمَالَهُمْ ؕ ۝٦

اُس روز لوگ متفرق حالت میں پلٹیں گے تاکہ اُن
کے اعمال اُن کو دکھائے جائیں

On that Day will men proceed in companies sorted out, to be shown the deeds that they (had done).

محمد اقبال

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۵ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ ۞

○ دو مفہوم

1. ہر ایک اکیلا اپنی انفرادی حیثیت میں ہوگا، خاندان، جتھے، پارٹیاں، قومیں سب بکھر جائیں گی

2. یہ بات قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر بھی فرمائی گئی ہے۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ " لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہوگئے جیسا ہم نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا تھا" سورۃ مریم میں فرمایا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا "....وہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا" اور یہ کہ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا" ان میں سے ہر ایک قیامت کے روز اللہ کے حضور اکیلا حاضر ہوگا"

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۵ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ ⑥

○ دو مفہوم

2. وہ تمام لوگ جو ہزارہا برس کے دوران میں جگہ جگہ مرے تھے، زمین کے گوشے گوشے سے گروہ در گروہ چلے آ رہے ہوں گے

يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا

جس روز صور میں پھونک مار دی جائے گی، تم فوج در فوج نکل آؤ گے

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ ﴿۷﴾

فَمَنۡ - پس جس نے (بھی)

يَّعۡمَلۡ - عمل کیا

مِثۡقَالَ - ہم وزن (برابر)

ذَرَّةٍ - ایک ذرہ کے

خَيۡرًا - کسی بھلائی کا

يَّرَهٗ - وہ دیکھ لے گا اسے

ہر وہ چیز جس سے کسی چیز کا وزن کیا جائے مثقال ہو سکتی ہے

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۭ ۝ 7

پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا

Then shall anyone who has done an atom's weight of good, see it!

محمد اقبال

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۸ ع

وَمَنْ - اور جس نے (بھی)

يَّعْمَلْ - عمل کیا

مِثْقَالَ - ہم وزن (برابر)

ذَرَّةٍ - ایک ذرہ کے

شَرًّا - کسی برائی کا

يَّرَهٗ - وہ دیکھ لے گا اسے

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝٨ ع

اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا

And anyone who has done an atom's weight of evil, shall see it.

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ﴿۸﴾ ع

- ہر چھوٹا بڑا عمل سامنے آجائے گا
- انسان ایک ذمہ دار مخلوق ہے جو اپنے ہر اچھے یا برے کام کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہے۔ جیسے دوسری جگہ یوں بیان کیا گیا ہے اِنَّ السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡـُٔوۡلًا تمہارے کان، آنکھیں اور تمہارا دل سب سے بازپرس کی جائے گی
- یعنی جو کام تم اپنے حواس یا عقل کے ذریعے سرانجام دیتے ہو اور جسم ظاہر ہے انہی کے تابع ہے سب کا حساب لیا جائے گا۔ اس لحاظ سے تمہیں اپنے کسی عمل کو چھوٹا سمجھ کر نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ معمولی سے معمولی نیکی بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک مقام رکھتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر نافرمانی اور برائی ایک اثر رکھتی ہے اور اسکا حساب ہوگا

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۭ ﴿٧﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿٨﴾ ع

- ہر چھوٹا بڑا عمل سامنے آجائے گا
- ذرہ- وہ چھوٹی سے چھوٹی مقدار یا کمیت جس کا تصور کیا جاسکتا ہے
- وہاں ایٹم برابر یا اس سے بھی کم مقدار کا عمل سامنے لایا جائے گا
- اس جہاں میں تو شاہد ایسا کوئی میزان نہ ہو جو اس قدر نا قابل وزن ذرے کو بھی ناپ اور تول سکے۔ البتہ قلب مومن میں جو تقویٰ کا میزان ہے وہ ذرے کو ہی ناپتا اور تولتا ہے کیونکہ ایک مومن تو ذرے کے برابر گناہ سے بھی ڈرتا ہے افسوس کہ اس جہاں میں ایسے سخت دل بھی ہیں جو پہاڑوں جیسے جرائم سے بھی نہیں ڈرتے، بلکہ ایسے سنگدل لوگ بھی ہیں جو خیر کے ایسے ایسے پہاڑوں کو بھی مٹانے کے درپے ہیں جن کے سامنے اس زمین کے اونچے پہاڑ بھی ہیچ ہیں۔ یہ نہایت ہی سخت دل ہیں، پتھروں جیسے سخت۔ یہ دل جب قیامت کے دن آئیں گے تو اپنے گناہوں کے بوجھوں کے نیچے پس کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے (ف ظ ق)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

نیکیوں اور بدیوں کے جانچنے کے لئے ضابطہ

- ہر مومن و کافر کی ہر چھوٹی بڑی نیکی یا بدی اس کے سامنے آئے گی تو ضرور لیکن اس قاعدے کے مطابق آئے گی جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کے دوسرے مقامات میں بیان فرمایا ہے
- یعنی ایک مومن یہ دیکھے گا کہ اس سے نیکیوں کے ساتھ فلاں فلاں غلطیاں بھی صادر ہوئی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی فلاں فلاں نیکیوں کو ان کو کفارہ بنا دیا ہے
- اسی طرح ایک کافر یہ دیکھے گا کہ اس نے بدیوں کے ساتھ کچھ نیک کام بھی کئے ہیں لیکن اس کے وہ نیک کام اس کے فلاں برے اعمال و عقائد کے سبب سے حبط ہو گئے، اس وجہ سے وہ ان کے صلہ سے محروم رہا۔